www.emarsiya.com

ہوئی حسین کے مرنے سے دربدر زینب
گئی یزید کی مجلس میں ننگے سر زینب
کئی مہینے رہی قید نوحہ گر زینب
یہ سخت جاں تھی کہ جیتی پھری ادھر زینب

ورم ہے شانوں پہ دکھتے ہیں استخواں نانا
یہ میرے بازو پہ رسی کے ہیں نشاں نانا

مرثیہ

جب بعدِ دفنِ شاہ وطن کو حرم چلے
سجاد ساتھ بیبیوں کے باچشمِ نم چلے
ہمراہ لے کے قافلۂ رنج و غم چلے
زینب پکاری پیٹ کے سر بھائی ہم چلے

الفت جو تھی کمال شہ مشرقین سے
روئی لپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

پھر سر کو رکھ کے قبر پہ وہ غم کی جتلا
بولی کہ السلام علیک اے شہ ہدا
بھیا اٹھو سوار کرو تم پہ میں فدا
فرمایئے وطن میں میں جا کر کروں گی کیا

رہ رہ کے دھیان آتا ہے مجھ دل ملول کو
کیا جا کے منہ دکھاؤں گی قبرِ رسولؐ کو

بھیا میں بن تمہارے وطن کو نہ جاؤں گی
بھیا یہیں میں قبر پہ آنسو بہاؤں گی
نالوں سے آسمان و زمیں کو ہلاؤں گی
نذرِ حسینؑ پیاسوں کو پانی پلاؤں گی

جو پوچھے گا تو روتی ہے کیوں شور و شین سے
کہہ دوں گی چھٹ گئی ہوں میں بھائی حسینؑ سے

www.emarsiya.com

سجاد رو کے کرتے تھے زینب سے یہ سخن
چلئے پھوپی خدا کیلئے اب سوئے وطن
رو رو کے جان دو نہ یہاں بہرِ ذوالمنن
ہوتا ہے قید تم کو دوبارہ بصد محن

روضہ پہ ناناجان کے اب جا کے رو دیجے
دُرّوں کے زخم پشت پہ دکھلا کے رو دیجے

یہ سن کے اٹھی قبر سے آخر وہ سوگوار
اک ہودج سیاہ میں آ کر ہوئی سوار
پہونچے وطن میں جس گھڑی سجادِ دلفگار
پہلے گئی بقیع میں زہراؑ کی گلعذار

بولی لپٹ کے قبر سے اماں دہائی ہے
بھائی کو کھو کے زینبِ ناشاد آئی ہے

اماں سناؤں تم کو میں جو کچھ جفا ہوئی
پردیس میں حسینؑ سے زینب جدا ہوئی
چوتھے برس میں باپ پہ بچی فدا ہوئی
اماں حسینؑ مر گئے میں بے ردا ہوئی

دل زندگی سے زینب مضطر کا ہٹ گیا
میں دیکھتی رہی سر شبیرؑ کٹ گیا

اماں تمہارے لال کو کیا کیا نہ غم ہوئے
لاشے کے ہاتھ انگوٹھی کی خاطر قلم ہوئے
مردہ پہ میرے بھائی کے تازہ ستم ہوئے
پامال لاش ہو گئی برباد ہم ہوئے

گوہر سکینہ کے بھی اُتارے ہیں شمر نے
دُرّے ہماری پشت پہ مارے ہیں شمر نے

www.emarsiya.com

اماں تیرے مریض کو قیدی بنایا تھا
طوقِ گراں بخار میں اُس کو پنہایا تھا
کانٹوں پہ ننگے پاؤں عدو نے پھرایا تھا
اماں سوائے شکر نہیں لب ہلایا تھا

بلوایا تھا یزید نے دربارِ عام میں
اماں سکینہ مر گئی زندانِ شام میں

اے اماں ایک رسی میں بندھوایا تھا ہمیں
اونٹوں کی ننگی پشت پہ بٹھلایا تھا ہمیں
سر طشت میں حسینؑ کا دکھلایا تھا ہمیں
عابدؑ کو درے مار کے رلوایا تھا ہمیں

حیرت ہے کیوں نہ زینبِ ناشاد مر گئی
اماں میں سر کھلے ہوئے شہروں کے گھر گئی

اماں پھرا کے کوفہ میں پھر ہم کو کو بہ کو
سر ننگے سوئے شام ہمیں لے چلے عدو
پہونچے جو شہرِ شام میں ہم سب کشادہ مو
بازاریوں میں شور یہ ہوتا تھا چار سو

بیٹی علی کی زینب دلگیر آئی ہے
دیکھو چلو حسینؑ کی ہمشیر آئی ہے

مَرثیَہ

جب زائرانِ شاہِ غریب الوطن پھرے
یعنی سوئے وطن حرمِ پنجتنؑ پھرے
اک دستِ تحفہ لے کے نشانِ رسن پھرے
غل تھا کہ اہلبیتِ حسینؑ و حسنؑ پھرے

سر دو تن کو زیرِ زمیں سونپ آئے ہیں
کچھ ذرے خاکِ پاک کے ہمراہ لائے ہیں